بسم اللہ الرحمن الرحیم

نابالغ بچوں پر مصیبتیں کیوں آتی ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ سورۃ الشوری کی آیت نمبر 30 ”وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ“ کے مطابق لوگوں کو جو مصیبتیں آتی ہیں وہ ان کے اپنے اعمال کے سبب آتی ہیں تو اس آیت کی روشنی میں سوال یہ ہے کہ مصیبتیں تو نابالغ بچوں پر بھی آتی ہیں تو وہ کس سبب سے آتی ہیں؟

جواب

قرآن واحادیث کے مطابق مومن کو مصیبت پہنچنے کی من جملہ وجوہات میں، اعمال کی سزا، گناہوں کی مغفرت کے ساتھ ساتھ درجات کی بلندی اور آخرت کا ثواب بھی شامل ہے۔ اعمال کی سزا کے طور پر مصیبت پہنچنا تو سوال میں مذکور آیت سے ہی واضح ہے، دیگر وجوہات کو احادیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔ ان وجوہات کے علاوہ بھی بے شمار حکمتیں علمِ الٰہی میں ہو سکتی ہیں جو ہم پر مخفی رکھی گئی ہوں۔ اس لئے سورۃ الشوری کی آیت نمبر 30 کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ ہر فرد پر ہر قسم کی مصیبت صرف گناہوں کی وجہ سے ہی آتی ہے۔

جہاں تک آیت کی روشنی میں نابالغ بچوں پر مصیبتیں آنے کی بات ہے تو

اولاً: نابالغ بچے اس آیت کے خطاب میں شامل ہی نہیں ہیں۔ اس لئے آیت مبارکہ کو دیکھتے ہوئے ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ نابالغ بچوں پر مصیبتیں آنا ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ثانیاً: مفسرین کی تصریح موجود ہے کہ نابالغ بچوں پر مصیبتیں آنا، ان کیلئے اور ان کے والدین کیلئے آخرت کے ثواب یا پھر ان کے والدین کے اعمال کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اعمال کی سزا کے طور پر مصیبت آنے کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ“ ترجمہ کنزالعرفان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہاتھوں کے کمائے ہوئے اعمال کی وجہ سے ہے اور بہت کچھ تو وہ معاف فرما دیتا ہے۔ (پارہ 25، سورۃ الشوری، آیت نمبر 30)

تفسیر بحر العلوم میں ہے: ”(وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ) یعنی: ما تصابون من مصیبة فی أنفسكم، وأموالكم (فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ) یعني: یصیبكم بأعمالكم، ومعاصیكم (وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ) یعني: ما عفی اللہ عنه، فهو أكثر“ ترجمہ: یعنی تمہاری ذات میں اور تمہارے اموال میں جو مصیبتیں آتی ہیں وہ تمہارے اعمال اور گناہوں کی وجہ سے ہوتی ہیں، اور جو کچھ اللہ معاف فرما دیتا ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ (تفسیر بحر العلوم، جلد 3، صفحہ 196، مطبوعہ بیروت)

مصیبتوں سے گناہوں کی معافی، درجات کی بلندی اور ثواب کا حصول بھی ہوتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے:"عن عائشة، قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما یصیب المؤمن من شوکة فما فوقھا الا رفعه اللہ بھا درجة، أو حط عنه بھا خطیئة" ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کو ایک کانٹا یا اس سے بڑھ کر کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف فرماتا ہے۔ (مسلم شریف، حدیث نمبر 6562، صفحہ 1071، مطبوعہ بیروت)

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ کی شرح مشکل الآثار میں اور طرح التثریب فی شرح التقریب میں مذکورہ حدیث پاک پر کلام کرتے ہوئے فرمایا:"(النظم لطرح التثریب) وفی احدی طریقی الأسود عن عائشة رفعه اللہ بھا درجة أو حط عنه بھا خطیئة، وھو اما شك من الراوی، واما تنویع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم باعتبار الناس فالمذنب یحط عنه خطیئة، ومن لا ذنب له کالأنبیاء، ومن عصمه اللہ تعالی ترفع له درجة أو باعتبار المصائب فبعضھا یترتب علیه حط الخطیئة، وبعضھا یترتب علیه رفع الدرجة، وفی طریق الأسود عن عائشة الآخر الجمع بین رفع الدرجة، وحط الخطیئة، وفی روایة الأسود عند الطبرانی کتابة عشر حسنات، وتکفیر عشر سیئات، ورفع عشر درجات، والزیادة مقبولة اذا صح سندھا، وذلك یقتضی حصول الأجور علی المصائب، وبھذا قال الجمھور۔" ترجمہ: ایک سند میں امام اسود رحمہ اللہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ الفاظ روایت فرماتے ہیں: اللہ پاک مصیبت کی وجہ سے یا تو درجہ بلند فرماتا ہے یا پھر اس کا ایک گناہ معاف فرماتا ہے۔ "یا" کے لفظ سے بیان کرنا، یا تو راوی کی طرف سے شک ہے یا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے اعتبار سے دو نوعیں بیان فرمائی ہیں، اس طرح کہ جو گناہ گار ہوتا ہے اس کا گناہ معاف ہوتا ہے اور جس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا جیسے انبیاء علیھم السلام یا جسے اللہ پاک گناہ سے محفوظ رکھے تو ان کیلئے درجہ بلند ہوتا ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ تشکیک مصیبتوں کے اعتبار سے ہو کہ بعض مصیبتوں پر گناہوں کی معافی ہوتی ہے اور بعض مصیبتوں پر درجہ بلند ہوتا ہے۔ ایک دوسری سند میں امام اسود رحمہ اللہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو روایت کرتے ہیں اس میں درجہ کی بلندی اور گناہوں کی معافی، دونوں کے ملنے کی بشارت ہے، اور امام طبرانی رحمہ اللہ جو امام اسود رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں، اس میں دس نیکیاں لکھنے، دس گناہ معاف ہونے اور دس درجات کی بلندی کا ذکر ہے، اس روایت میں جو نیکیاں لکھنے کو زائد کیا گیا ہے، یہ زیادتی مقبول ہوگی جب اس کی سند صحیح ہو، یہ روایت تقاضا کرتی ہے کہ مصیبتوں پر ثواب کا حصول بھی ہوتا ہے، اور یہی جمہور کا قول ہے۔ (طرح التثریب فی شرح التقریب جلد 3، صفحہ 344، مطبوعہ بیروت)

شرح الزرقانی علی الموطا میں ہے:"وفی روایة لمسلم:"الا رفعه اللہ بھا درجة وحط عنه بھا خطیئة" قال الحافظ: وھذا یقتضی حصول الأمرین معا: حصول الثواب، ورفع العقاب، وشاھده ما للطبرانی الأوسط من وجه آخر عن عائشة بلفظ: ما ضرب علی مؤمن عرق قط، إلا حط اللہ عنه به خطیئة، وکتب له حسنة، ورفع له درجة، وسنده جید" ترجمہ: امام مسلم رحمہ اللہ کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ اس مصیبت کے ذریعے درجہ بلند فرماتا ہے اور خطا بھی مٹاتا ہے۔ حافظ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ تقاضا کرتا ہے کہ دونوں چیزیں ہی ایک ساتھ حاصل ہوں، ثواب کا حصول بھی ہو اور سزا کا دور ہونا بھی ہو، اس کا شاہد وہ روایت ہے جو امام طبرانی رحمہ

اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک دوسری سند کے ساتھ بیان فرمائی ہے کہ مومن پر کوئی بھی مشقت ڈالی جاتی ہے تو اللہ پاک اس کے ذریعے اس کا ایک گناہ معاف فرماتا ہے، اس کیلئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے۔ اس حدیث کی سند، جیّد ہے۔ (شرح الزرقانی علی الموطا جلد 4، صفحہ 435، مطبوعہ قاہرہ)

نابالغ بچے، سوال میں مذکور آیت کا مخاطب ہی نہیں ہیں۔ تفسیر مدارک میں ہے: "الآية مخصوصة بالمكلفين بالسباق والسياق" ترجمہ: سیاق وسباق سے ظاہر ہے کہ یہ آیت مکلفین کے ساتھ خاص ہے۔ (تفسیر مدارک جلد 2، صفحہ 509، مطبوعہ بیروت)

تفسیر خزائن العرفان میں فرمایا: "یہ خطاب مومنین مکلفین سے ہے جن سے گناہ سرزد ہوتے ہیں، مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں، اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں۔ ان تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کا کفارہ کردیتا ہے اور کبھی مومن کی تکلیف، اس کے رفعِ درجات کیلئے ہوتی ہے جیساکہ بخاری و مسلم کی حدیث میں وارد ہے۔ انبیاء علیھم السلام جو گناہوں سے پاک ہیں **اور چھوٹے بچے جو مکلف نہیں ہیں، اس آیت کے مخاطب نہیں۔**" (خزائن العرفان، صفحہ 895، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

نابالغ بچوں پر آنے والی مصیبتوں کے بارے میں، امام قرطبی اپنی تفسیر "الجامع لاحکام القرآن" میں اور امام ابو الحسن الماوردی تفسیر "النکت والعیون" میں فرماتے ہیں: "النظم للآخر" ثم فيها قولان: أحدهما: أنها خاصة في البالغين أن تكون عقوبة لهم، وفي الأطفال أن تكون مثوبة لهم. الثاني: عقوبة عامة للبالغين في أنفسهم وللأطفال في غيرهم من والدٍ أو والدة، قاله العلاء بن زيد." ترجمہ: مصائب کے بارے میں دو قول ہیں: ایک یہ کہ سزا کے طور پر مصیبتیں آنا، صرف بالغ افراد کے ساتھ خاص ہے، بچوں میں پر مصیبتیں آنا، ان کے ثواب کیلئے ہوتا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ بالغ افراد میں مصیبتیں، بالغ افراد کے اپنے اعمال کی وجہ سے اور بچوں میں مصیبتیں، ان کے اپنے اعمال نہیں بلکہ ان کے والدین کے اعمال کی وجہ سے آتی ہیں۔ اس قول کے قائل علاء بن زید ہیں۔ (النکت والعیون جلد 5، صفحہ 204، مطبوعہ بیروت)

تفسیر اشرفی میں اس آیت کے تحت فرمایا: "مصائب کے آنے کے اسباب کے سلسلے میں عطرِ تحقیق یہ ہے کہ عام بندہ مومن پر دنیا میں جو مصائب آتے ہیں، وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتے ہیں، البتہ انبیاء کرام علیھم السلام پر جو مصائب آتے ہیں، وہ ان کے درجات میں ترقی کیلئے ہوتے ہیں، اور صالحین پر جو مصائب آتے ہیں، وہ ان کے امتحان کیلئے ہوتے ہیں، **اور دیوانوں اور بچوں پر جو مصائب آتے ہیں وہ ان کے والدین کیلئے اجر و ثواب کا باعث ہیں بشرطیکہ وہ صبر کریں۔**" (تفسیر اشرفی جلد 9، صفحہ 38، مطبوعہ لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0196

تاریخ اجراء: 22 رجب المرجب 1447ھ/12 جنوری 2026ء